روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 13/اپریل 2010ء 27ربیع الثانی 1431 ہجری 13شہادت 1389ہش جلد 60-95 نمبر 80

مسحور کن کلام

مشہور سردار قریش عتبہ قریش کا نمائندہ بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اسے سورۃ حٰم فصلت کی ابتدائی آیات سنائیں جب آپؐ سجدہ والی آیت پر پہنچے تو وہ بے اختیار آپؐ کے ساتھ سجدے میں شامل ہوا اور کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم یہ نہ تو شعر ہے نہ کسی کاہن کا کلام ہے اور نہ جادو ہے۔ خدا کی قسم میں نے محمد سے ایسا کلام سنا ہے کہ آج تک کبھی ایسا کلام نہیں سنا۔

(مستدرك حاكم جلد 2صفحه 253)

الٰہی تعلیمات کا فہم نفس کی پاکیزگی سے اور نفس کی پاکیزگی عبادات سے آتی ہے

تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کے بغیر دعوت الی اللہ مؤثر نہیں ہوگی

قرآنی تعلیم سعید فطرت کو نور بخشتی اور اخلاقی قدروں میں بڑھاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اپریل 2010ء بمقام بیت بشارت پیدروآباد سپین کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/اپریل 2010ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 5بجکر 5منٹ پر بیت بشارت پیدروآباد سپین نماز جمعہ کیلئے تشریف لائے۔ آپ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ بذریعہ انٹرنیٹ سٹریم ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دور میں حضرت مسیح موعود کو دین حق کے غلبہ کے لئے مبعوث کیا گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دین کی خوبصورت تعلیم سے لوگوں کو آشنا کیا اور ایسے قاطع دلائل مہیا فرمائے کہ مخالفین اس اقرار پر مجبور ہو گئے کہ ہم مغلوب ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ احمدیوں سے بحث نہ کرو کیونکہ وہ دلائل سے دین حق کی برتری ثابت کر دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہر فرد جماعت کو عملی کوششیں کرتے ہوئے اپنی حالتوں کے بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی سستیاں دور کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے کام کو تیز کرنا چاہئے۔ آجکل اکثریت مذہب سے دور ہو گئی ہے۔ اس لئے تقویٰ میں ترقی کی ضرورت ہے۔ جب تک روحانی ترقی نہیں ہوتی دعوت الی اللہ میں اثر نہیں ہوگا۔ لہٰذا قرآنی تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی طرف بھی توجہ کرنی ہے۔ نیک فطرت لوگوں کو توحید کی طرف کھینچنے اور دین واحد پر جمع کرنے کے لئے نرمی اخلاق اور محبت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لینا ہی ہمارا آخری مقصد نہیں ہے۔ بلکہ ساری دنیا کو دین واحد پر قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کامل پیروی کرنا ہے۔ قرآن کی تعلیم اور دلائل کو پیش کرو۔ یہ سعید فطرت لوگوں کو خدائی نور سے منور کرتی ہے۔ یہ تعلیم اخلاقی قدروں کو بڑھاتی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ جب خود ان تعلیمات پر عمل کرو گے اور دعاؤں سے ان کو سینچو گے تو پھر کامیابی ہوگی۔ کیونکہ دعاؤں سے خدا سے تعلق پیدا ہوتا ہے اور وہ کام جو خدا کی طرف بلانے کا ہے وہ خدا کے ساتھ تعلق کے بغیر کیسے ممکن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو ہدایت کی طرف بلانا دوسری ذمہ داری ہے۔ ایک تو خود ان تعلیمات پر عمل کرنا اور دوسرا لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا۔ پس دعوت الی اللہ کیلئے اپنی حالت کو درست کرو۔ اپنے اعمال پر نظر رکھو۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ کرو اور جن سے رکنے کا حکم ہے اس سے رک جاؤ پھر جو ذرائع میسر ہیں ان کو بروئے کار لاتے ہوئے اس پیغام کو پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا نفس کی پاکیزگی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی تعلیمات کی سمجھ نفس کی پاکیزگی سے آتی ہے اور نفس کی پاکیزگی کیلئے عبادات کے اسلوب جاننا ضروری ہیں۔ عبادت کے بغیر یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے بار بار دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔ عبادات پر زور دو اور نیک بنو۔ اگر نیک نہیں تو شیطان کے چیلے پکڑ لیں گے اور ایسی حرکتیں کروائیں گے جو بدنامی کا باعث ہوں گی۔

حضور انور نے واقفین نو کو جامعہ بھجوانے اور اس کام کے لئے تیار کرنے کیلئے ان کی طرف خصوصی توجہ دلانے کی تلقین فرمائی اور جماعت احمدیہ سپین کو مقامی طرز زندگی معاشی اصول اور دین حق پر لگائے گئے الزامات کے جواب میں لٹریچر تیار کرنے کی تلقین بھی فرمائی اور فرمایا کہ اگر دعوت الی اللہ کی طرف صحیح توجہ ہوتی تو کام میں تیزی ہوتی اور بیوت الذکر کی تعمیر میں رکاوٹ نہ ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ نتائج پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔ اس لئے اتمام حجت کرتے چلے جائیں۔ مقامی حالات اور طرز زندگی اور زبان سے واقفیت پیدا کر کے ہر ایک تک پیغام پہنچائیں اور اس کیلئے تقویٰ کو اختیار کریں۔ اپنے دلوں کو پاک کریں۔ قول و فعل میں تضاد نہ ہو اور اپنے سپرد ہونے والے کام کو احسن رنگ میں کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

’’یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔‘‘

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ’’اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔‘‘

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال ونفوس میں غیرمعمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ معالی معاونت کر کے ان کی دعائوں کے مستحق بننے

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی صفت حسیب کا مزید بیان

چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور دوسرے معاملات میں اس کی تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان کے نگرانوں پر ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کی پرورش کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور بعض اور ممالک میں جماعت احمدیہ یتیم بچوں کے علاوہ غیر از جماعت اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی خرچ برداشت کرتی ہے

پاکستان میں احمدی یتامیٰ کی خبر گیری کی تحریک کا اعادہ

اگر انگلستان، یورپ، امریکہ، کینیڈا میں آباد پاکستانی احمدی اپنے گھر کے افراد کے حساب سے فی کس سات سے دس پاؤنڈ سالانہ بھی دیں تو پاکستان میں کفالت یتامیٰ کمیٹی کا ایک بڑا بوجھ کم ہوسکتا ہے

پاکستانی احمدیوں کے علاوہ جو احمدی حصہ لینا چاہیں وہ بھی بے شک حصہ لے سکتے ہیں۔ ان کی رقموں سے افریقہ کے بعض غریب ملکوں یا قادیان میں خرچ ہوسکتا ہے۔

پاکستان کے احمدی جو مخیر اور صاحب حیثیت ہیں وہ بھی یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

یتیموں کی تعلیم و تربیت اور ان کے اموال کی حفاظت سے متعلق قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے تفصیلی بیان اور احباب جماعت کو یتامیٰ کی خبر گیری کی تاکید۔

اگر کوئی اپنے وسائل سے یتیم کی تعلیم و تربیت کے حقوق ادا نہیں کرسکتا اور جماعت کی مدد کی ضرورت ہے تو اسے چاہئے کہ جماعت کو آگاہ کرے۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍فروری 2010ء بمطابق 26؍تبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النساء آیت 7 کی تلاوت کی اور فرمایا۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک قرآنی حکم کی طرف توجہ دلائی تھی جو اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے بجا لایا جائے تو معاشرے کے امن کی ضمانت بن جاتا ہے اور چونکہ اس حکم کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حَسِیْب ہونے کا ذکر فرمایا۔ اس لئے یہ ہر (۔) کے لئے تنبیہ ہے کہ اگر اس اہم حکم یعنی ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے پر عمل نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگے۔

بہرحال اسی تسلسل میں ایک دوسرا اہم حکم جو نہ صرف حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ایک اہم حکم ہے بلکہ معاشرے کے امن اور نفرتوں کو مٹانے کے لئے بھی بہت اہم ہے اور یہ حکم سورۃ نساء کی ساتویں آیت میں ہے جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس کے آخر میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے حسیب ہونے کے حوالے سے تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر اس حکم کو نہیں بجا لاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوگے۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل کے آثار محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کردو اور اس ڈر سے اسراف اور تیزی کے ساتھ ان کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں اور جو امیر ہو، اس کو چاہئے کہ وہ ان کا مال کھانے سے کلیۃً احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو وہ مناسب طور پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف ان کے اموال لوٹاؤ، تو ان پر گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

یتیموں کے بارہ میں یہ بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس طرح فرمایا ہے کہ (۔) کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانا کیا ہے؟ کس طرح آزمانا ہے؟

یہی کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو۔ انہیں لاوارث سمجھ کر ان کی تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ، ان کی تعلیم سے غافل نہ ہو جاؤ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطرخواہ ترقی کر رہے ہیں یا نہیں؟ پھر جس تعلیم میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کے حصول کے لئے ان کی بھرپور مدد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے تب اس کے لئے تو ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں، بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کی پڑھائی کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم پر، اس کی تربیت پر کوئی نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں! بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ اصل حکم ہے۔ اور جتنی بھی اس کی استعدادیں اور صلاحیتیں ہیں اس کے مطابق اس کو موقع میسر کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ کبھی اسے یہ خیال نہ ہو کہ مَیں یتیم ہونے کی وجہ سے اپنی استعدادوں کے صحیح استعمال سے محروم رہ گیا ہوں۔ اگر میرے ماں باپ زندہ ہوتے تو میں اس وقت سبقت لے جانے والوں کی صف میں کھڑا ہوتا۔

پس چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور دوسرے معاملات میں اس کی تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان کے نگرانوں پر ہے اور پھر یہ جائزہ اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ نکاح کی عمر تک نہ پہنچ جائیں۔ یعنی ایک بالغ ہونے کی عمر تک نہ پہنچ جائیں۔ ایک بالغ اپنے اچھے اور بُرے ہونے کی تمیز کرسکتا ہے۔ اگر بچپن کی اچھی تربیت ہوگی تو اس عمر میں وہ معاشرے کا ایک بہترین حصہ بن سکتا ہے۔ لیکن یہاں بھی دیکھیں کہ کتنی گہرائی سے ایک اور سوال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف بالغ ہونا کسی کو اس قابل نہیں بنا دیتا کہ اگر اس کے ماں باپ نے کوئی جائیداد چھوڑی ہے تو اس کو صحیح طور پر سنبھال بھی سکے۔ یہاں عاقل ہونا بھی شرط ہے یعنی ذمہ داری کا احساس اور اس دولت کے صحیح استعمال کا فہم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ان کی عقل کا جائزہ بھی لو۔ اگر تو ایک بچہ جوانی کی عمر کو پہنچنے تک اپنی پڑھائی میں بھی اور دوسری تربیت میں بھی، اپنے اٹھنے بیٹھنے میں بھی، چال ڈھال میں بھی عمومی طور پر بہتر نظر آ رہا ہے اس کی عقل بھی صحیح ہے تو ظاہر ہے اس کے سپرد اس کا مال کیا جائے۔ اس لئے کہ وہ حق دار بنتا ہے کہ اس کو اس کا ورثہ لوٹایا جائے۔ وہ خود اس کو سنبھالے یا اس کو آگے بڑھائے یا جو بھی کرنا چاہتا ہے کرے۔ لیکن اگر کوئی باوجود بالغ ہونے کے دماغی طور پر اتنی صلاحیت نہیں رکھتا کہ اپنے مال کی حفاظت کر سکے تو پھر اس کے مال کی حفاظت کرو۔ اس کے نگران کی ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ پھر تم اس مال کی نگرانی کرو اور ضرورت کے مطابق اس کے خرچ ادا کرو۔ لیکن اس عرصہ میں بھی جوں جوں اس کی عمر بڑھ رہی ہے، بعضوں کو ذرا دیر سے سمجھ آتی ہے، اسے مالی امور کے جو نشیب و فراز ہیں وہ سمجھاتے رہو تا کہ وہ کسی نہ کسی وقت پھر اپنا مال سنبھال سکے۔ بعض معاملات میں بعض بظاہر کمزور سمجھ رکھنے والے ہوتے ہیں ہر چیز کو پوری طرح نہیں سنبھال سکتے۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ اس کے باوجود ان کو پیسے کا استعمال اور پیسے کا رکھنا بڑا اچھا آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ بالکل کوئی فاتر العقل ہو۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ بیوقوف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں جَھلّا ہے۔ لیکن وہ جَھلّا بھی ایسے ایسے کاروبار کرتا ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے نہیں کر رہے ہوتے۔

پھر فرمایا کہ جو نگران بنائے گئے ہیں وہ اس یتیم کے ماں باپ کی جائیداد کے استعمال میں اسراف سے کام نہ لیں۔ یعنی ان یتیموں پر ان کے ماں باپ کی جائیداد یا رقم میں سے اس طرح خرچ نہ کرو جس کا کوئی حساب کتاب ہی نہ ہو اور بہانے بنا کر اس رقم سے ان یتیموں کے اخراجات کے نام پر خود فائدہ اٹھاتے رہو۔ اور یہ کوشش ہو کہ ان یتیموں کی رقم سے جتنا زیادہ سے زیادہ اور جتنی جلدی مَیں فائدہ اٹھا لوں، بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ بڑے ہو گئے تو پھر ان کی جائیداد ان کے سپرد کرنی پڑے گی، یا اگر کوئی ظالم ہے تو وہ خود لڑ کر بھی لے لیں گے۔ کئی معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ بڑے ہونے تک لوگ ان کی جائیدادیں سنبھالے رکھتے ہیں اور آخر پھر عدالتوں میں یا قضا میں جا کر جائیداد ان کو واپس ملتی ہے۔ بہرحال فرمایا کہ اگر تمہاری نیتیں خراب ہوئیں تو تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کسی بدنیت یا ظالم کے ظلم کو روکنے کے لئے مزید پابندی لگا دی کہ جو امیر ہے اور یتیم کو پالنے کا خرچ برداشت کرسکتا ہے اس کی خوراک، لباس، تعلیم و تربیت کے لئے اچھا انتظام کرسکتا ہے اس کے لئے یہی لازمی ہے کہ وہ یتیم کی جائیداد میں سے کچھ خرچ نہ لے بلکہ اپنے پاس سے اپنی جیب سے خرچ کرے۔ یَسْتَعْفِفْ کا مطلب ہی یہ ہے کہ کبھی دل میں یہ خیال بھی آئے کہ کچھ خرچ کر لوں تو تب بھی اس خیال کو جھٹکے اور کوشش کر کے اپنے آپ کو ایسی حرکت اور ظلم سے بچائے، اور شیطانی خیالات کو نکال کر باہر پھینکے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف جو بھی حکم دل میں آئے گا وہ شیطانی خیال ہوگا۔ پس صاحب ثروت کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ یتیم کی پرورش اپنی جیب سے کرے۔ چاہے نابالغ یتیم کے والدین جتنی بھی جائیداد اس کے لئے چھوڑ گئے ہوں۔ فرمایا، جو غریب ہیں، اتنی مالی کشائش نہیں رکھتے کہ اپنے گھریلو اخراجات کے ساتھ کسی یتیم کے اخراجات اور اس کی اچھی تعلیم وغیرہ کا خرچ برداشت کرسکیں تو ان کے لئے جائز ہے کہ وہ یتیم کے لئے اس کے والدین کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد میں سے اس کے اوپر خرچ کریں۔ لیکن یہ خرچ بہت احتیاط سے ہو اور مناسب ہو اور اس کا حساب رکھا ہو۔ یہ نہیں کہ یتیم پر خرچ کے ساتھ ساتھ اپنے گھر کا بھی خرچ کرنا شروع کر دو کہ مَیں نے اسے اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے اس لئے اب مَیں خرچ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ اس کی رہائش یا بجلی پانی کا خرچ بھی اس میں شامل کر دوں۔ بعض کنجوس یا بدنیت ایسے ہوتے ہیں جو اس حد تک بھی چلے جاتے ہیں۔

یتیم کو پالنے کی کتنی اہمیت ہے، اس کے بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے زیرِ کفالت یتیم کے مال سے صرف اسی قدر کھاؤ کہ نہ اسراف ہو، نہ فضول خرچی ہو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل ۔ جلد 2 صفحہ 215-216۔ مطبوعہ بیروت)

یعنی یہ نہ ہو کہ تم اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ تجارت میں لگا دو اور منافع کھاتے رہو کہ اصل سرمایہ تو اس کا محفوظ ہے۔ فرمایا جو منافع آ رہا ہے اس سے اپنا مال بڑھاتے جاؤ اور نہ یہ ہو کہ اپنا مال بچائے رکھو اور اس کے مال میں سے اپنے پر بھی خرچ کرتے جاؤ اور اس پر بھی خرچ کرتے جاؤ۔ دونوں صورتوں کو منع فرمایا ہے۔

پھر ایک حکم یہ ہے کہ تم نے یتیم پر مالی کشائش رکھتے ہوئے اگر نہیں بھی خرچ کیا یا مالی کشائش نہ رکھتے ہوئے خرچ کیا بھی ہے تب بھی جب وہ یتیم بالغ اور عاقل ہو جائے اور جب تم اس کا مال اسے لوٹانے لگو تو پورے حساب کتاب کے ساتھ اسے لوٹاؤ کہ یہ جائیداد تھی۔ بلکہ یہ بات زیادہ مستحسن ہے کہ اس کے مال کو تجارت میں بھی لگا دو اور بڑھاؤ اور حساب کتاب دیتے ہوئے یہ بتاؤ کہ یہ تمہارا اصل سرمایہ تھا، یا یہ جائیداد تھی یا یہ رقم تھی اور اس پر اتنا منافع ہوا ہے اور یہ جو ٹوٹل منافع اور اصل زر ہے وہ تمہیں واپس لوٹا رہا ہوں۔

اسی طرح اگر کسی غریب نے اُس مال میں سے یتیم کی پرورش کے لئے خرچ کیا ہے تو بلوغ کو پہنچنے پر ایک ایک پائی کا تمام حساب کتاب اسے دو اور یہ حساب کتاب دیتے وقت گواہ بھی بنا لیا کرو تا کہ کسی وقت بھی بدظنی پیدا نہ ہو۔ یتیم کے دل میں کبھی رنجش نہ آئے۔ کیونکہ بعض دفعہ، بعد میں، یتیم کے دل میں وسوسے بھی آ سکتے ہیں۔ یا بعض اوقات بعض لوگ یتیموں کے ہمدرد بن کر اس کے دل میں وسوسے ڈال سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جب بھی یتیم کا مال لوٹاؤ تو پورا حساب دو اور اس میں گواہ بنا لو۔ کیونکہ یہ نگران کو بھی کسی ابتلاء سے بچانے کے لئے ضروری ہے اور یتیم کو بھی کسی بدظنی سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ پس جس تفصیل سے قرآن کریم میں یتیموں کے حقوق کے بارہ میں حکم دیا گیا ہے، کہیں اور نہیں دیا گیا۔ کسی اور شرعی کتاب میں نہیں دیا گیا۔ اسی ایک آیت میں تقریباً سات بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی بات یہ کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دو اور دیکھو کہ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔

دوسری بات یہ کہ اُن کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر ان کے بالغ ہونے تک توجہ رہے۔ یہ نہیں کہ راستے میں چھوڑ دینا ہے۔

تیسری بات یہ کہ جب بھی وہ اپنے مال کی حفاظت کے قابل ہو جائیں تو ان کا مال انہیں فوری طور پر واپس لوٹا دو۔

چوتھی بات یہ کہ یتیم کا مال صرف اُس پر خرچ کرو۔ تم نے اس سے مفاد نہیں اٹھانا۔

اور پانچویں بات یہ کہ امیر آدمی اگر کسی یتیم کی پرورش کر رہا ہے تو اس کے لئے بالکل جائز نہیں کہ وہ یتیم کی پرورش کے لئے اس یتیم کے مال میں سے کچھ لے۔

اور چھٹی بات یہ کہ غریب جس کے وسائل نہیں ہیں اور وہ کسی یتیم کا نگران بنایا جاتا ہے تو اس کو یتیم کے مال میں سے مناسب طور پر خرچ کرنے کی اجازت ہے۔

اور ساتویں بات یہ کہ جب مال لوٹاؤ تو اس پر گواہ بنالو۔ تا کہ نہ تمہاری نیت میں کبھی کھوٹ آئے، نہ تم پر کبھی کوئی الزام لگے اور نہ یتیم کے دل میں بدظنی پیدا ہو۔

اور آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمہاری نیتوں کا بھی اسے پتہ ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ اگر یہ حساب کتاب نہیں رکھو گے تو پھر تمہارا بھی ایک دن حساب ہونا ہے۔ تم سے ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا۔

قرآنِ کریم میں متعدد جگہ یتیم کی پرورش اور اس سے حسنِ سلوک کا حکم ہے اور ان کے مال کی حفاظت کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے سورہ بنی اسرائیل کی آیت 35 ہے کہ (۔) (اسرائیل: 35) اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریق پر کہ وہ بہترین ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو۔ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اس آیت میں ایک تو وہی حکم ہے یا احکامات ہیں کہ جس کی تفصیل پہلے آ گئی۔ ایک بات اس میں بظاہر زائد لگتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ (۔) کہ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ یہ کون سا عہد ہے جس کے بارہ میں پوچھا جائے گا؟ یہ کون سا حکم ہے جس کے بارہ میں پوچھا جائے گا؟ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہاں عہد سے مراد ذمہ داری ہے۔ پس یتیموں کی پرورش اور ان کے مال کی حفاظت افراد اور معاشرے پر فرض ہے اور یہ معاشرے کی ذمہ داری ہے اور افراد کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال بھی رکھے اور ان کے مال کی حفاظت بھی کرے اور جب تک وہ اس قابل نہیں ہو جاتے کہ اپنے مال کو خود سنبھال سکیں ان کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔ اور اگر احمدی ہو تو یہ جماعت کی بھی ذمہ داری ہے اور یہ ان یتیموں پر کوئی احسان نہیں ہے کہ بعد میں جتاتے پھرو کہ مَیں نے تمہارے مال کی، تمہاری جائیداد کی حفاظت کی اور نگرانی کرتا رہا۔ اگر میں نہ کرتا تو تم ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔ نہیں! بلکہ (۔) معاشرے کا یہ فرض ہے اور یتیم کا یہ حق ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ فرض تم پر خدا تعالیٰ عائد کر رہا ہے۔ اس لئے ایک مومن کی حیثیت سے خدا تعالیٰ تمہارے سے یہ عہد لے رہا ہے کہ اگر اس فرض کو پورا نہیں کرو گے اور یتیم کے مال میں غلط تصرف کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پوچھے گا۔ دوسرے لفظوں میں یہ وہی مضمون ہے جو پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ (۔) کہ اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

پھر اس بات کو مزید کھول کر اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی ایک دوسری آیت میں تنبیہ فرمائی کہ (۔) (النساء: 3)۔ اور یتامیٰ کو ان کا مال دو۔ اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلے میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

یہاں بھی وہی مضمون دہرایا جا رہا ہے اور واضح فرمایا کہ اگر تم یتیم کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اپنے مفاد اٹھانے کی کوشش کرو گے تو تمہارا مال اگر پاک بھی ہے تو اس بدنیتی کی وجہ سے وہ خبیث مال بن جائے گا اور یہ حرام مال ایک بہت بڑا گناہ کمانا ہے۔ تمہیں اس گناہ کی سزا ملے گی۔ سورۃ نساء کی ایک آیت میں آگے جا کر اللہ تعالیٰ کی شدت ناراضگی کا اظہار یوں ہوتا ہے۔ فرمایا کہ (۔) (النساء: 11) کہ یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال ازراہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔ پس یتیموں کا مال کھانا ایسا ہی ہے جیسے آگ اور یہ آگ ان کو اس دنیا میں بھی جلائے گی اور مرنے کے بعد بھی وہ اس آگ میں پڑیں گے۔ تو یہ ہے (۔) کی خوبصورت تعلیم۔ کس شدت سے یتیم جو معاشرہ کا کمزور حصہ ہے، اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے تا کہ معاشرے کا امن قائم رہے۔ جو لوگ ناجائز طریق پر دوسرے کا مال کھاتے ہیں۔ سکون تو انہیں پھر بھی نہیں ملتا۔ بے چینی ہی میں رہتے ہیں۔ کبھی کسی ناجائز طور پر مال کھانے والے کو آپ پُرسکون نہیں دیکھیں گے۔ پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس کے لئے ایک مومن کوشش کرتا ہے اور اسے کوشش کرنی چاہئے۔

پھر صرف مالدار یتیموں کی حفاظت کے بارہ میں یہ حکم نہیں ہے کہ کوئی سمجھے کہ جو صرف مال رکھنے والے یتیم ہیں ان کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے اور ان کے مال کی حفاظت کا کہا گیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس میں ایک عمومی حکم بھی ہے کہ پرورش اور تربیت تمہاری ذمہ داری ہے۔ چاہے وہ غریب ہے۔ اگر یتیم غریب بھی ہے تب بھی پرورش تمہاری ذمہ داری ہے۔ لیکن اگر وہ صاحب جائیداد ہے تو تب بھی یہ تمہاری ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کی صحیح تعلیم و تربیت، جو ایک یتیم کا حق ہے، وہ تم نے کرنی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال کی بھی حفاظت کرو اور یتیم کی پرورش اس کے مال کے لالچ میں نہ ہو۔ بلکہ اس کی یتیمی کی حالت کی وجہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی ہی دسویں آیت میں فرمایا۔ (۔) (النساء: 10) اور جو لوگ ڈرتے ہیں کہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو ان کا کیا بنے گا تو ان کو دوسروں کے متعلق بھی یعنی یتیموں کے متعلق بھی ڈر سے کام لینا چاہئے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ پس یہ یتیموں کے حقوق قائم کروانے کے لئے مزید تنبیہ ہے کہ کسی کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں۔ اس لئے یتیموں کی پرورش کرتے ہوئے یہ خیال دل میں رہنا چاہئے کہ ہمارے بچے بھی یتیم ہو سکتے ہیں اور ان کے ساتھ اگر بدسلوکی ہو تو یہ سوچ کر ہی ہمارے دل بے چین ہو جاتے ہیں۔ پس جب اپنے متعلق یہ سوچتے ہیں تو دوسروں کے متعلق بھی اسی طرح سوچو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پس بچوں کی تربیت کے بارہ میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر انہیں جن کے سپرد یتیم بچے کئے گئے ہیں تا کہ وہ معاشرے کا بہترین حصہ بن سکیں۔ بعض دفعہ اس کا الٹ بھی ہو جاتا ہے کہ تربیت صرف لاڈ پیار کو سمجھا جاتا ہے۔ خاندان کے بزرگ نانا، نانی، دادا، دادی، غلط طریقے پر بچوں کو لاڈ پیار سے بگاڑ دیتے ہیں۔ تو یہ طریق بھی غلط ہے۔ اصل مقصود ان کی تربیت کر کے ان کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔

یتیموں کے حق کے بارہ میں اور ان کی تربیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ بقرہ میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 221) کہ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اب یہاں صرف کسی مال والے یتیم کے بارہ میں حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ ہر قسم کے کمزور، غریب، بے وسیلہ یتیم کا ذکر ہے۔ یتیم کی اصلاح، اچھی پرورش، اچھی تعلیم بہت عمدہ کام ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دستِ شفقت پھیرا۔ اس کے لئے ہر بال کے عوض، جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے، نیکیاں شمار ہوں گی اور جس شخص نے زیرِ کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر

دکھائیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 5 صفحہ 265۔ مطبوعہ بیروت)

پس یتیم کی پرورش کرنے والے کا یہ مقام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جنت کی خوشخبری دی ہے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے کو، اس کا خیال رکھنے والے کی نیکیوں کو اس بچے کے سر کے بالوں کے برابر شمار کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو اس بات پر لڑتے تھے اور حریص رہتے تھے کہ یتیم کی پرورش کریں اور اگر کوئی یتیم ہوتا تو ایک کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا اور دوسرا کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا۔ تیسرا کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا اور اس بات پر وہ لوگ حریص تھے کہ جنت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملے۔ وہ جب یتیموں کو پالتے تھے تو بڑے احسن رنگ میں ان کی تربیت کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی طرح ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتے تھے۔ پھر یہ کہہ کر (۔) کہ اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ یتیموں کو پالنے والوں کو بڑا بھائی کہہ دیا کہ وہ ان بڑے بھائیوں کی طرح چھوٹے بھائی کی ذمہ داری ادا کرے جو حقیقت میں چھوٹے بھائیوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ بعض بڑے بھائی بھی چھوٹے بھائیوں پر ظلم کرتے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ بڑا بھائی بن کر ان کا حق ادا کرو۔ بلکہ اگر وہ ضرورت مند ہیں تو تعلیم و تربیت کے بعد ان کے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے ہر طرح کی مدد کرو۔ اگر تمہارے پاس مالی وسائل ہیں اور ان کی مالی مدد بھی کی جاسکتی ہے تو کرو۔ ان کی کاروباروں میں یا اور کسی لحاظ سے مدد کرنی پڑے تو کرو۔ اس طرح کرو جس طرح بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کی کرتے ہیں اور بے نفس ہو کر یہ خدمت کرو اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر اپنی ذات کے ہر جگہ موجود ہونے کا احساس دلا دیا کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو جانتا ہے۔ پس ان یتیموں سے انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانے کے لئے حسن سلوک کرو۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جو ضرورت مند ایسے ہیں کہ یتیم کی صحیح طرح کفالت نہیں کر سکتے ان کو اجازت دے دی کہ اگر یتیم کا مال ہے تو ان کی ضرورت کے مطابق اس میں سے خرچ کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

یہاں یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اگر پالنے والے کے یا اس نگران کے اپنے وسائل نہ ہوں اور یتیم کا مال بھی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ چونکہ جانتا تھا کہ نیک خواہشات کے باوجود تم کچھ نہیں کر سکتے اسی لئے تمہیں ''تم اپنے آپ کو مشکل میں نہ ڈالو'' کہہ کر اجازت دے دی کہ جماعتی نظام سے رجوع کرو۔ جو ارباب حل وعقد ہیں ان سے رجوع کرو اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرو۔ مقصود یتیم کی تعلیم و تربیت ہے۔ تمہیں مشکل میں ڈالنا نہیں۔ اس لئے اگر جماعت کی مدد کی ضرورت ہے تو جماعت کو آگاہ کرو۔

پھر یتیم کی تکریم اور عزت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (الفجر:18) کہ خبردار! درحقیقت تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور اس عزت نہ کرنے اور بعض دوسری نیکیوں کو نہ بجالانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبر دی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ (۔) (الماعون:3)۔ پس وہی ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔ اس آیت میں ایسے بے دینوں کا ذکر ہے، جن کی علاوہ اور نشانیوں کے ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھتکارتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک ایسی برائی ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ معاشرہ کی گراوٹ اور بربادی کی علامت ہے۔ پس اعلیٰ معاشرے کے قیام کے لئے اس بُرائی کو دور کرنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے۔ کیونکہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جماعت میں سے قربانی کا مادہ ختم ہو جاتا ہے اور جو یتیم ہیں اگر ان کے حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے تو ان کی ترقی میں روک بن جاتا ہے۔ انہیں آگے بڑھنے سے محروم کر دیتا ہے اور اگر اس کا صحیح طور پر سدّ باب نہ کیا جائے تو امیر غریب کے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر پُر امن معاشرے کی بجائے فسادی معاشرہ جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کو انسانوں کے حقوق کی ادائیگی نہ صرف پسند ہے بلکہ ایک مومن کے لئے فرض قرار دی گئی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پھر یتیموں کی کس طرح پرورش کرتے ہیں؟ فرمایا۔ (۔) (الدھر:9)۔ وہ کھانے کو اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے مسکینوں، اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ معاشرے کے محروم طبقہ کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اور کھانے کا انتظام کیا ہے؟ ان کی تربیت اور پرورش کا انتظام، تعلیم کا انتظام اور باوجود اس کے کہ وہ خود ضرورتمند ہوتے ہیں یا بہتر مالی حالت کی خواہش رکھتے ہیں اور گو کہ مناسب گزارہ ہو رہا ہوتا ہے مگر اتنے اچھے حالات نہیں ہوتے۔ لیکن وہ قربانی کرتے ہوئے یتیموں کا حق ادا کرتے ہیں۔ پس ''چاہت ہوتے ہوئے'' کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان سے یہ بتا دیا کہ وہ اپنا بچا کھچا ہوا نہیں دیتے بلکہ وہ چیز دیتے ہیں جو ان کی چاہت ہے، جو ان کی پسندیدہ چیز ہے۔ یہ اصل قربانی ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز قربان کی جائے تا کہ معاشرے کا محروم طبقہ اس محرومیت سے نکل کر برابری کے درجہ پر آ جائے اور اس کو بھی آگے بڑھنے کے مواقع فراہم ہو جائیں۔ پس یہ وہ خوبصورت معاشرہ ہے جس کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں تلقین اور ہدایت فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اسی طرح کی، اس سے ملتی جلتی دو اور حدیثیں میں پیش کرتا ہوں جو یتیم کی پرورش کرنے والے کے مقام کا پتہ دیتی ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تین یتیموں کی کفالت کی وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو قائم باللیل اور صائم النہار ہو اور اس نے صبح شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار سونتے ہوئے گزاری ہو۔ مَیں اور وہ دونوں جنت میں دو بھائیوں کی طرح ہوں گے۔ جیسے یہ دو انگلیاں ہیں اور آپ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو باہم ملایا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الأدب۔ باب حق الیتیم)

پس جو یتیم کی کفالت کرنے والے ہیں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسے وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھنے والے ہیں اور روزے رکھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔

پھر مالک بن حارث اپنے خاندان کے ایک شخص کی روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں باقاعدہ طور پر شامل کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ امداد کا محتاج نہ رہے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 4 صفحہ 344 مطبوعہ بیروت)

یہ حقیقی پرورش ہے کہ اپنے جیسا کھانا پلانا، ضرورت کا خیال رکھنا اور اسے اس مقام تک پہنچانا جہاں سے وہ خود اپنی ترقی کے راستے تلاش کرتا چلا جائے۔ یعنی معاشرے کا بہترین حصہ بن جائے۔ تو پھر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے سوائے کسی ایسے گناہ کے جو بخشا نہ جائے اور سب سے بڑا گناہ تو شرک ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ یتیموں کی پرورش کرنے والے کو بہت جزا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کی پرورش کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور بعض اور ممالک میں جماعت احمدی یتیم بچوں کے علاوہ غیر از جماعت اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی خرچ برداشت کرتی ہے۔ لیکن اس وقت مَیں پاکستان کے حوالے سے یتامیٰ کی خبر گیری کی

جو تحریک ہے اس کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یکصد یتامیٰ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1989ء میں جوبلی سال میں شکرانے کے طور پر یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہم سو یتیموں کا خیال رکھیں گے۔ اب اس کے کام میں بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ پہلے تو سو (100) یتیم ہوسٹل میں رکھنے تھے لیکن ان کے عزیزوں اور رشتے داروں نے (جو ضرورت مند تھے) یہی کہا کہ ہم انہیں اپنے پاس رکھیں گے جماعت ان کے اخراجات پورے کردے۔ تو بہرحال وہ تعداد اب سو سے بہت بڑھ چکی ہے اور اس کام میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

یتیموں کی خبر گیری کے الٰہی احکامات اور احادیث ہم نے سنیں۔ ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ بھی لگ گیا کہ یہ کتنا اہم کام ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کام میں وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ اس وقت تک پاکستان میں بجائے 100 کے 500 خاندان کے دو ہزار سات سو یتیم ہیں جو اس کمیٹی کے زیرِ کفالت ہیں اور ان پر ماہوار پچیس تیس لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے اور یہ خرچ بڑی احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں کھانے پینے کے اخراجات ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کے اخراجات ہیں۔ پھر علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ پھر جو بچیاں جوان ہوتی ہیں ان کی شادیوں کے اخراجات بھی اسی میں سے کئے جاتے ہیں۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے مکان وغیرہ بنائے لیکن اس کو maintain کرنے کے، مرمت کرنے کے پیسے ان کے پاس نہیں ہوتے تو وہ بھی دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال ایک وسیع خرچ ہے اور اس فنڈ میں وہاں شدت سے اضافہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ صدر صاحب یتامیٰ کمیٹی ڈھکے چھپے الفاظ میں توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ واضح طور پر تو انہوں نے کبھی نہیں کہا۔ لیکن دعا کے لئے کہتے ہوئے پتہ چل رہا ہوتا ہے۔

اس لئے مَیں آج تمام ان پاکستانی احمدیوں کو جو امریکہ، کینیڈا اور یورپ یا انگلستان میں رہتے ہیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک میں حصہ لیں اور اس سے بڑی خوش قسمتی ایک مومن کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملے۔ **مَیں نے ایک اندازہ لگایا تھا کہ اگر انگلستان، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے احمدی گھر کے افراد کے حساب سے فی کس سات سے دس پاؤنڈ سالانہ بھی دیں۔ ماہانہ نہیں، سالانہ دس پاؤنڈ بھی دیں تو پاکستان میں ان یتامیٰ کا ایک بڑا بوجھ سنبھال سکتے ہیں جن کی کفالت یتامیٰ کمیٹی کر رہی ہے۔ یہاں رہنے والوں کے لیے تو سال میں دس پاؤنڈ ایک معمولی رقم ہے۔ لیکن اگر گھر کا ہر فرد دینے والا ہو اور جو مخیّر حضرات ہیں وہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں** تو یہ دس پاؤنڈ کئی یتیموں کے روشن مستقبل میں بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ عموماً وہاں جو مختلف ضروریات کے تحت یتیموں کی مدد کی جاتی ہے اس میں بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک ایک ہزار سے تین ہزار تک ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اخراجات ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ "اپنے لئے چاہتے ہوئے بھی وہ خرچ کرتے ہیں" اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ باقی جو پاکستانی احمدیوں کے علاوہ احمدی ہیں ان کو مَیں حصہ لینے سے روک نہیں رہا۔ وہ بھی بے شک حصہ لیں۔ اگر ایسی رقمیں آتی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی رقوم میں سے افریقہ کے بعض غریب ملکوں میں یا قادیان میں خرچ ہو سکتا ہے لیکن پاکستانیوں کو تو خاص طور پر پاکستان کے یتیموں کے لئے تحریک کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم معاشرے کے اس کمزور طبقہ کا حتی الوسع حق ادا کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

غزل

ان کے ہونے سے ہی پُرنُور سویرا ہو گا
وہ نہ ہوں گے تو اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا

باغِ جنت جسے کہتے ہیں وہاں کیا ہو گا
جا بجا جلوہ فگن وُہ رُخِ زیبا ہو گا

محفلِ زیست سجائیں گے تری یادوں سے
تُو نہ ہو گا تو ترے حُسن کا چرچا ہو گا

جانے کیوں لوگ سمجھتے ہیں اُسی کو اچھا
جو نہ اچھا تھا، نہ اچھا ہے نہ اچھا ہو گا

قلبِ عاشق میں محبت کی حکومت ہو گی
دل کی دنیا میں سکندر ہے نہ دارا ہو گا

کیا کبھی گلشن ہستی میں بھی اے جانِ بہار
گلِ امید سرِ نخلِ تمنا ہو گا

کوئی تو ہے کہ جو نزدِ رگِ جاں بولتا ہے
میں تو سمجھا تھا مرا دل ہی دھڑکتا ہو گا

جس نے تخلیقِ دو عالم کا سبب ہونا تھا
کیا خبر تھی کہ وہی تو مرا آقا ہو گا

یہ وہ گلشن نہیں جو نذرِ خزاں ہو جائے
میرے گلشن کا ہر اک پھول شگفتہ ہو گا

یوں تو دنیا میں کئی عیسیٰ نفس آئیں گے
ہے کوئی جس سے مِرے غم کا مداوا ہو گا

وہ جو کہتے ہیں مرے دِل کو کریں گے آباد
اُن کو اندازہ ویرانی صحرا ہو گا!

پھوٹ نکلے گا یہیں چشمہ حیواں اے دوست
زخمِ دل تیرا اگر اور بھی گہرا ہو گا

لوگ اندازہ لگائیں گے اُسی سے تیرا
تیرے اعمال سے جو رنگ ہویدا ہو گا

ختم کر دے گا بس اک لمحہ شب و روز کا حُسن
"بے وفا وقت نہ تیرا ہے نہ میرا ہو گا"

موت اس زندگی کی علت غائی تو نہیں
زندگی ہو گی اگر ختم تو پھر کیا ہو گا

تیری تخلیق ہوں میں، حسن بھی دے اپنا مجھے
جب مرا ہو گا تو کیا تیرا نہ چرچا ہو گا

میں تو ہوں حلقہ بگوشِ شہِ بطحاؐ محمود
میرے ہر شعر کا انداز نرالا ہو گا

محمود الحسن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور کے پوتے عزیزم نعمان احمد عمر 9 سال ابن مکرم عبدالوہاب منگلا صاحب کے سر پر چوٹ لگی ہے جناح ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا نصراللہ خان صاحب صدر جماعت چک نمبر 2/TDA ضلع خوشاب اطلاع دیتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ عالیہ بعمر دو سال بنت مکرم رانا انعام اللہ صاحب شدید بیماری کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ایڈیشنل سیکرٹری مال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم رانا یعقوب صاحب نماز فجر کے لئے آتے ہوئے اندھیرے کی وجہ سے اپنے گھر میں سیڑھیوں پر سے گر گئے ہیں۔ ایکسرے رپورٹ کے مطابق پسلیوں میں فریکچر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد خاں صاحب مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تائی جان مکرمہ عالم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم رانا محبوب الرحمٰن خاں صاحب ساکن بھلڑی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خاں حال باب الابواب ربوہ مورخہ 25 مارچ 2010ء کو بعمر تقریباً 92 سال 3 ماہ بیمار رہنے کے بعد عالم فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں حاضر ہوگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بیت المہدی گولبازار میں مکرم قریشی قیصر محمود صاحب امام الصلوٰۃ نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رانا ارسال احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے والد محترم مولوی فتح محمد خاں صاحب ساکن مہٹیانہ ضلع ہوشیاپور نے 1916ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ آپ کچھ عرصہ ربوہ میں بھی کریانہ کی دکان کرتے رہے چندہ جات کے معاملہ میں بہت احتیاط کرتے تھے روزانہ کا روزانہ چندہ اپنی آمد کے مطابق ایک صندوقچی میں ڈالتے رہتے تھے اور ہر ماہ کے آخر میں سیکرٹری صاحب مال کو جمع کرا دیتے تھے۔ محترمہ عالم بی بی صاحبہ نیک متقی، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دوسروں کے غم میں شریک ہونے والی خاتون تھیں۔ آپ کی پانچ بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹے مکرم رانا محمد اکبر صاحب باب الابواب میں جماعتی کاموں میں صف اول کے کارکن ہیں۔ مرحومہ کے دو بھائی ہیں مکرم رانا صالح احمد صاحب بوریوالہ ضلع وہاڑی میں رہائش پذیر ہیں۔ مکرم ہومیو پیتھک ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب دفتر انصاراللہ پاکستان ربوہ میں بطور نائب قائد عمومی رضاکارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ مکرم رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ کی حقیقی خالہ تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا ہونے نیز ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم پروفیسر وقار حسین صاحب گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم صوبیدار نذر حسین صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد 29 دسمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی 86 سال کی عمر میں واپڈا ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا اور نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ جہاں مکرم پروفیسر ادریس احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ 1924ء میں گھوگھیاٹ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں مکرم قاضی کامل الدین صاحب کے گھر پیدا ہوئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدردی کے جذبہ سے سرشار اور سلسلہ سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے خاکسار، مکرم ریاض حسین صاحب چیف وارنٹ آفیسر (ر) ائیرفورس و سیکرٹری مال والٹن لاہور، مکرم اقتدار حسین صاحب چیف انجینئر واپڈا لاہور، مکرم ازکار حسین صاحب ریکارڈ کیپر PEL کمپنی لاہور، دو بیٹیاں مکرمہ نجمہ خان صاحبہ اور مکرمہ منصورہ ملک صاحبہ سیکرٹری مال و سیکرٹری رشتہ ناطہ سمن آباد لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم حافظ عارف اللہ صاحب ترکہ مکرم حافظ عاشق حسین صاحب)

مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حافظ عاشق حسین صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 5/29 دارالرحمت ربوہ برقبہ 1 کنال 7 مرلے میں سے 13 مرلے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم حافظ عارف اللہ صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ اسماء نصر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم سیف اللہ راٹھور صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ عارفہ فراز صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم محمد حسن راٹھور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری (Mortuary) یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خریداران الفضل کیلئے اطلاع

پاکستان پوسٹ کی طرف سے ڈاک خرچ میں 100 فیصد اضافے کی وجہ سے ڈاک خرچ میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ لہٰذا یکم نومبر 2009ء سے بیرون ربوہ خریداران الفضل کا شرح چندہ مندرجہ ذیل ہو چکا ہے۔

☆ سالانہ چندہ روزانہ 1800+300 زائد ڈاک خرچ -/2100 روپے ☆ ششماہی روزانہ -/900+150 زائد ڈاک خرچ -/1050 روپے ☆ سہ ماہی روزانہ -/450+75 زائد ڈاک خرچ -/525 روپے ☆ خطبہ نمبر سالانہ 400+50 زائد ڈاک خرچ -/450 روپے

نوٹ: یہ اضافہ ان خریدار کیلئے ہے جو الفضل اخبار بذریعہ ڈاک حاصل کرتے ہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2010
نوجوانوں کے۔ امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

☆ ایک طویل انتظار کے بعد بالآخر قومی اسمبلی میں پارلیمانی کمیٹی برائے آئینی اصلاحات کا تیار کردہ 18 ویں ترمیم کا مسودہ پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ مسودہ کمیٹی کے چیئرمین اور وزیراعظم کے مشیر رضا ربانی نے پیش کیا۔ رضا ربانی نے رپورٹ کے چیدہ چیدہ نکات پڑھ کر سنائے۔

☆ فرانس نے پاکستان کو ایک ارب ڈالر مالیت کے دفاعی سامان کی فراہمی روک دی۔ پاکستان یہ سامان جے ایف 17 طیاروں کے لئے خرید کر رہا تھا۔ ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ سامان اور میزائل کی فراہمی روکنے کا فیصلہ بھارتی دباؤ اور پاکستان کی طرف سے ادائیگیوں کی بے یقینی کی صورتحال کی بنا پر کیا گیا۔

☆ امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ اگر کسی ملک نے حیاتیاتی حملہ کیا تو اس صورت میں ہم ایٹمی ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ شمالی کوریا اور ایران نے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی پابندی نہیں کی۔ ایسی صورت میں وہ امریکی نیوکلیئر رسپانس کی استثنیٰ کی حدود میں نہیں آتے۔

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، دبنی گبھیل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
☎ 042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

دلہن جیولرز
طالب دعا: ندیر احمد، حفیظ احمد
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس: 0300-9401542
042-6170513,042-7963207,7963531

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹی 047-6214510- 049-4423173

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمد نواز احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228 ☎

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فائر پلیسس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، VCD، DVD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

MBBS in China With PMDC
- Xain Jiaotong University Affiliated with PMDC approved by WHO & GOVT of China.
- Southeast University {PMDC Affiliated in process}
- No Need to take any test in Pakistan due to PMDC registration.
- Admissions are Open for September/October.
- Very appropriate Tuition fee.
- English Medium
- No Bank Statement, No IELTS/TOEFL.
- Pay fee upon arrival to the University.
- Excellent Enviornment for female Students.

Education Concern®

EC
67-C Faisal Town, Lahore
Cell:0302-8411770
TEl:042-5177124 ,5162310

ربوہ میں طلوع و غروب 13 اپریل

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ری پبلک
UPS بمعہ سٹیبلائزر
اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکورٹی کیمرہ (بموت الڈر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں
دعا گو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

FD-10